معرفتِ حق کیلئے معیار • اہلِ حق کیلئے دستورُ العمل

حق کی پہچان

ترتیب و تحشیہ:
علامہ مفتی محمد اشرف القادری

افادہ
حضرت صدر الافاضل مُراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: اہلسنت اکیڈمی خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد گجرات

معرفتِ حق کیلئے معیار ○ اہلِ حق کیلئے دستورُ العمل

حق کی پہچان

افادہ
حضرت صدر الافاضل مُرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تحشیہ:
علامہ مُفتی محمد اشرفُ القادری

ناشر: اہلسُنّت اکیڈمی خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد گجرات

ملنے کا پتہ: مکتبہ قادریّہ عالمیہ
نیک آباد بائی پاس روڈ، گجرات، پاکستان

سلسلہ اشاعت: 6

نام کتاب .... حق کی پہچان

ازافادات .... حضرت صدرالافاضل مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترتیب واضافہ، تخریج وتعلیق .... علامہ مفتی محمد اشرف القادری

تاریخ اشاعت .... ۲۰ رمضان ۱۴۰۷ھ / ۱۸ مئی ۱۹۸۷ء

تاریخ ترتیب نو وتعلیق .... ۱۹ شعبان ۱۴۱۵ھ / ۱۲ جنوری ۱۹۹۵ء

طبع دوم .... ۱۶ محرم ۱۴۲۱ھ / ۲۲ اپریل ۲۰۰۰ء

طبع سوم .... ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۳ھ / فروری ۲۰۰۳ء

صفحات ۵۶

تعداد .... باراول: ۲۰۰۰، باردوم: ۲۲۰۰، بارسوم: ۲۲۰۰

کمپوزنگ .... محمد عثمان علی قادری

پیشکش .... اہل سنت اکیڈمی، نیک آباد

ناشر .... مکتبہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد

ہدیہ ....

اعلان: مذہب کی تبلیغ کے شائقین نصف قیمت پر خرید کر مفت تقسیم کریں۔

نصف قیمت پر کم از کم 100 عدد کتاب خریدنا ہوگی: ★ ناشر

ملنے کے پتے

★ مکتبہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد بائی پاس روڈ گجرات

★ رضا بک شاپ، شاہ حسین روڈ گجرات ★ مکتبہ رضائے مصطفیٰ، چوک دارالسلام گوجرانوالہ ★ مکتبہ رضویہ، جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور ★ مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ لاہور ★ مسلم کتابوی، داتا دربار مارکیٹ لاہور ★ شبیر برادرز، اردو بازار لاہور ★ مکتبہ جمال کرم، دربار مارکیٹ لاہور ★ ضیاء القرآن پبلیشرز، داتا گنج بخش روڈ لاہور ★ فرید بک سٹال، اردو بازار لاہور ★ مکتبہ ضیائیہ رضویہ، بوہڑ بازار، گلی تار گھر والی راولپنڈی ★ مکتبہ عرفات، بوچڑ خانہ روڈ سیالکوٹ ★ قادری کتب خانہ، 90 سیٹھی پلازہ سیالکوٹ ★ مکتبہ نوریہ رضویہ، وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الاھداء والالتماس

اَلسَّلَامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللہ وبَرَکَاتُہٗ!

میں اس اہم ترین و خوبصورت رسالے کو نہایت ہی قابل احترام

مَشَائخ و عُلماء اہل سُنّت

و

قائدین وزُعماءِ اہلِ سُنّت

نیز

اِنتہائی قابلِ قدر عوام اہلِ سُنّت

کی خدمت میں ہدیہ کرتا ہوں۔ اور بڑے ادب سے عرض کرتا ہوں کہ یہ رسالہ خالِص سُنّی تربیّتی مواد پر مشتمل ہے۔ اس کے مُندرجات بالخصُوص دو آخری باب اہلِ سُنّت کے لیے دستورُ العمل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جنہیں ہم سب کے محسن و مُربی، مخدُوم و مقتدا حضور سیّدی قبلہ صدرُ الافاضل مُرادآبادی رَحمَۃُ اللہ تعَالیٰ نے خالِصَۃً، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسُولِ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے اِرشادات کی روشنی میں، محض اہلِ سُنّت کے اِتحاد واجتماع کی شیرازہ بندی اور ان کی قوّت وشوکت اور ترقی و تعمیر، اور انہیں بدمذہبیّت وگمراہی کی فتنہ انگیزیوں کی یلغار سے محفوظ ومامون کردینے کے مقدّس مقاصد کے حصول کی خاطر رقم فرمایا تھا۔

یقین فرمایئے ! کہ ہم سب ان اُصولوں پر عمل پیرا ہو کر آج بھی اپنی عظمتِ رفتہ کے بحال کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ورنہ یاد رکھیئے ! کہ ہماری آئندہ نسلوں کو یہ حق ہو گا کہ ہماری بے حسّیوں، نااہلیوں، خود غرضیوں، اور مفاد پرستیوں کا سرِ عام ماتم کریں۔

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات

درج بالا اہمّ ترین و مقدّس مقاصِد کے حُصول کے لیئے اس رسالہ کا غور سے مطالعہ فرما کر اس کے رہنما اُصولوں پر عمل پیرا ہوں، نیز اجتماعی وانفرادی طور پر اس رسالے کی اشاعت میں بھر پور حصہ لے کر، اسے ہر سُنّی تک پہنچائیں ! اسے واجبی سی قیمت پر ادارے سے حاصل کر کے، یا خود چھپوا کر کثرت سے فری تقسیم کر کے، اپنے مذہب و جماعت کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔ فقط والسّلام

خیر اندیش :

ابوعبد اللہ وابوعبدالرحمٰن

(مُفتی) محمد اشرف القادری

کَانَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ

رُکن مرکزی سُنّی سپریم کونسل، جماعتِ اہلِ سُنّت پاکستان

شیخُ الجامعہ، جامعہ قادریّہ عالمیّہ، خانقاہِ نیک آباد، گجرات، پاکستان


فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف اول

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ، وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

رجب المرجب ۱۴۰۷ھ / مارچ 1987ء کو سالانہ عُرس شریف کے موقع پر خانقاہِ قادریّہ عالمیّہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان کے خُدّام کی مساعئِ جمیلہ سے، خالص احیائے دین کی غرض سے "جماعت خُدّامِ اہلِ سُنّت" کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جماعت کے پروگرام میں منجملہ دیگر امور کے خالص اسلامی لٹریچر کی باقاعدہ اشاعت بھی شامل تھی۔ اشاعتی پروگرام کا آغاز کس مضمون سے کیا جائے؟ اس پر غور کر رہے تھے کہ اچانک نگاہ انتخاب شیخُ المشائخ، صدر الاُفاضل، حضرت سیّدی قبلہ، مُفتی، سیّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی قدّس سرّہ العزیز کے اس اہم اور قیمتی مقالے پر پڑی۔ جو بلاشبہ متلاشیانِ حقّ کے لئے سُرمۂ بصیرت و مینارِ ہدایت ہی نہیں، اِتّحادِ اہلِ سُنّت کا عظیم داعی بھی ہے۔

اِس مقالے کا مرکزی نکتہ مشہور حدیثِ نبوی:

"اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ."

ہے۔ جس میں اُمّت کے اندر اختلاف و انتشار کے ظہور کے وقت "سواد

اعظم" یعنی مسلمانوں کے بڑے گروہ کی پیروی کو دنیا اور آخرت کے عذاب سے نجات پانے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

حکومتِ پاکستان نفاذِ نظامِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلو تہی کرنے کا ایک بہانہ یہ بھی کرتی ہے کہ ملک میں مختلف فقہوں کے پیروکار آباد ہیں، تو ہم نفاذِ شریعت کے سلسلے میں کس فقہ کو پیشِ نظر رکھیں؟ اس مقالے میں حکمران طبقے کی اس خود ساختہ مشکل کا بڑا آسان اور سادہ حل، مندرجہ بالا حدیثِ نبوی کی روشنی میں پیش کر دیا گیا ہے۔

الحمدُ للہ! پاکستان میں نوّے فیصد غالب اکثریت "اَحناف" (فقہِ حنفی کے پیروکاروں) کی ہے۔ اعداد و شمار کی روشنی میں سُنّی حنفی ہی اس ملک کا سوادِ اعظم (بڑا گروہ) ہیں۔ لہٰذا پاکستان میں سُنّی عقائد کا تحفُّظ، اور فقہ حنفی کا نفاذ سوّادِ اعظم کا ایسا حقّ ہے جو دینی اور مذہبی بھی ہے، جمہوری، اخلاقی اور آئینی بھی۔ بینَ الاقوامی اُصول بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ مُسلمانوں کو اس وقت تمام ذاتی اختلافات ختم کر کے، اس مقصد کے حصول کے لئے متّحد ہو کر ہر قسم کی کوششیں بروئے کار لانی چاہئیں، اور ہر قیمت پر حدیثِ نبوی پہ عمل درآمد کرانا چاہئے۔ پاکستان اور پاکستانیوں کی بقاء و فلاح کا راز اسی میں ہے۔ بصورتِ دیگر حدیثِ نبوی میں وارننگ دی گئی ہے کہ

"مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ"

"جو سوادِ اعظم سے علیحدہ ہوا وہ تنہا جہنّم رسید

ہو گا۔"

اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْہُ!

بندہ نے تقریب و تسہیل کی غرض سے، مقالہ مذکورہ کو جدید تقاضوں اور جدید حالات سے ہم آہنگ کرنے کے لئے درج ذیل کام کیے:

1. ترتیبِ نو
2. مضامین کی تبویب
3. عنوانات کا اضافہ
4. پیرا بندی
5. بعض پیراگراف کا اضافہ
6. مشکل الفاظ کی تسہیل
7. آیات واحادیث اور حوالہ جات کی تخریج
8. حسبِ ضرورت تعلیق
9. مُقدِّمہ

جس سے مقالے کی افادیت میں انشاء اللہ تعالیٰ خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔

آپ کا فرض ہے کہ اسے غور سے مطالعہ کریں! اس کے مضامین کو ذہن نشین کریں! دوسروں تک پہنچائیں! اور اپنی صفوں میں وہ اتحاد اور اپنے سینوں میں وہ ولولۂ حق پیدا کریں! جس کی برکت سے حق سربلند ہو اور باطل سرنگوں۔

قوّتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

دہر میں اسمِ محمدؐ سے اجالا کر دے

(صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ، نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ. وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

خادمِ خدّامِ اہلِ سُنّت:

احقر العباد

محمدّ اشرف القادری

عَفَا اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ ذَنْبِهِ الْخَفِيِّ وَالْجَلِيِّ

خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات

یوم السبت

۱۹ شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ/۲۱ جنوری ۱۹۹۵م

مقدمہ

اہلِ حق کے نام "اہلِ سُنّت وجماعت" کا پسِ منظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ!

بعثتِ محمّدی علیٰ صَاحِبِھَا الصَّلَاۃُ وَ السَّلَامُ سے قبل دنیا میں بگڑے ہوئے یہود ونصاریٰ، مشرکین وملحدین کے مختلف گروہ، اور منکرین خدا کے طوائف چھائے ہوئے تھے۔ حضورِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خدا کے حکم سے اہلِ دنیا کی ہدایت کا بیڑا اُٹھایا، اور کچھ ہی عرصے میں دینِ حق کو ادیانِ عالم پر غلبہ سے ہمکنار کر دیا۔ ان منکرین کے مقابلے میں اہل حق کو

"مسلم، مؤمن، اہلِ اسلام، اہلِ ایمان، ملّتِ اسلامیّہ، ملّتِ محمّدیّہ، مِلّتِ ابراہیمی، ملّتِ حنیفیہ، اور اُمّتِ مُحمّدیّہ وغیرہ"

ایسے خوش معنی اور حسین وجمیل اسماء والقاب سے ممتاز کیا گیا۔ اس پر قرآن وسنت صحیحہ کے ارشادات شاہد ہیں۔

حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم، اور حضور کی راہنمائی میں صحابہ کی جماعت نے شجرِ اسلام کی خوب خوب آبیاری کی۔ جس کی برکت سے

چمنستانِ اسلام میں بڑی چہل پہل اور خوب بہار آئی۔ حکمتِ خداوندی، کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو آخر امت سے ظاہرا جدا ہونا ہی تھا۔ تکمیلِ اسلام کے بعد، آپ نے قیامت تک آنے والی امّت کو اپنی "سنّت" اور "جماعت صحابہ" کے طریقے پر مضبوطی سے قائم رہ کر، حمایت دین کی تلقین ووصیت کی، اور خود پردہ فرما گئے۔

صحابۂ کرام کے دَور اخیر میں "قدریہ" اور "جبریہ" فرقے پیدا ہوئے۔ سُنّتِ نبوی وجماعت صحابہ کے طریقے کے خلاف پہلے فرقے نے تقدیرِ الٰہی کا کھلم کھلا انکار کردیا، جبکہ دوسرے فرقے نے انسان کو صرف بستہ تقدیر، یعنی بے جان پتھر کی طرح بے بس اور مجبور محض ٹھہرایا۔ ایسے ہی خوارج وروافض وغیرہم اہل بدعت کے مزید فرقے پیدا ہوئے۔ یہ سب گمراہ وبد مذہب تھے۔ مگر طرفہ یہ کہ خود کو مسلمان ومومن ہی کہتے تھے۔

ان کے بَرعکس "سوادِ اعظم" اہلِ حق، وصیّتِ نبوی کے عین مطابق "سنت نبوی" و "جماعت صحابہ" کے طریقے پر سختی سے کاربند تھے، تو ان کی شناخت وتعارف کے لئے اب "مسلم" یا "مومن" وغیرہ کا لفظ تنہا کافی نہ رہا، کیونکہ بعینہ یہی نام اپنے لئے ہر بد مذہب وگمراہ بھی استعمال کرتا تھا۔ لہذا دور صحابہ کرام میں اہل بدعت وگمراہ فرقوں کے مقابلے میں اہل حق کو

"اہلسنت وجماعت"

کے بامعنی وخوبصورت لقب سے ممتاز کردیا گیا۔

چنانچہ حدیثِ نبوی میں ارشاد فرمایا گیا:

"تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَةً، کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً. قَالُوْا مَنْ هِیَ؟ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ! قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ." (۱)

"میری اُمّت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائیگی، تمام فرقے جہنّم میں جائیں گے سوائے ایک گروہ کے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وہ نجات پانے والا گروہ کونسا ہو گا؟ ارشاد فرمایا جو میری سنت، اور میرے صحابہ کی جماعت کا پیروکار ہو گا (یعنی اہل سنت وجماعت)۔"

دوسری روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا کہ حضور! نجات پانے والا گروہ کونسا ہو گا؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی صراحت کے ساتھ ارشاد فرمایا:

"اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ." (۲)

"وہ اہل سنت وجماعت ہونگے۔"

---

(۱) "الجامع السنن": الترمذی "ابواب الایمان، باب افتراق هذه الامة" (۲/۹۳)، طبع ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی۔

(۲) "احیاء علوم الدین": الغزالی "کتاب ذم الدنیا، باب حقیقة الدنیا فی نفسها واشغالها" (۳/۲۲۵)، طبع داراحیاء الکتب العربیة، القاهرة۔

اس حدیث کی روایات پر گفتگو کرتے ہوئے امام زین الدّین العراقی نے فرمایا:

"اَسَانِیدُھَا جِیَادٌ." (١)

"ان کی سندیں جیّد و عُمدہ ہیں۔"

چنانچہ تب سے اب تک "اہلِ سُنّت وجماعت" کا لفظ اہلِ حق، سچے اور اصلی مُسلمانوں کا امتیازی نام، ان کا حَسِین و جمیل شناختی نشان، اور ان کی سچّی پہچان چلا آرہا ہے۔

الحمد للہ! دوپہر کے سُورج سے بڑھ کر روشن ہو گیا کہ اہلِ سنت وجماعت کہلانا کوئی "مُسلِم" یا "مؤمن" نام کی مخالفت، یا معاذ اللہ مقابلہ ہرگز نہیں۔ بلکہ جب سُنّت نبوی وجماعت صحابہ کے طریقے سے برگشتہ اہل بدعت وگمراہ فرقوں نے بھی خود کو مسلم کہلانے پر اضرار کر کے سَادہ لَوحوں کو فریب دیا، تو اصلی اور سچے مسلمانوں کو ان مَکّاروں گمراہوں سے صرف ممتاز کرنے کی غرض سے، ہدایت نبوی کے عین مطابق اسم با مسمّٰی لقب "اہلِ سُنّت وجماعت" سے مشہور کیا گیا۔ تاکہ عوامُ النّاس بَدمذہبوں کے دھوکے سے محفوظ رہیں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ.

---

(١) "المغنى عن حمل الاسفار فى الاسفار فى تخريج ما فى الاحياء من الاثار": زين الدين العراقى، المطبوع مع "احياء علوم الدين" للغزالى "المقام المذكور" (٢٢٥/٣)، طبع داراحياء الكتب العربية، عيسى البابى الحلبى وشركائه، القاهرة.

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیُم



مذہب حق اہلسنت و جماعت ہی ہے!!!

باب اول کے مندرجات

افتراق امت کا المیہ

اسلام کا دعوی کرنے والے کئی فرقوں میں منقسم ہیں۔ ہر ایک اپنے فرقہ کو حق پر بتاتا، اور دوسروں پر ملامت کرتا ہے۔ ان میں جنگ وجدال، بحث ونزاع، عناد وعداوت، بغض وحسد کے شرارے ہمیشہ ہمیشہ شعلہ انگیز رہتے ہیں۔ ان کے تعصب ونفسانیت سے خرمن امن پر بجلیاں گرتی رہتی ہیں۔ آئے دن فتنہ وفساد انہیں کی بدولت ہوتا ہے۔ قتل وخونریزی تک نوبت آجاتی ہے۔ اسلام کو ان سے نہایت سخت نقصان پہنچتا ہے۔

نبی غیب دان کی پیشین گوئی

حضور انور علیہ الصلوۃ والسلام کو ان تمام حالات کا علم تھا۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی خبریں ارشاد فرمائیں۔ اَجِلّۂ اَئِمّۂِ حَدِیث، امام احمد وترمذی وابنِ ماجہ وابُوداوُد وغیرہم نے حضرت عرباض بن سَاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث روایت کی ہے، جس میں حُضُورِ اَقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ یَّعِشْ مِنکُمْ فَسَیَرَی اخْتِلَافًا کَثِیرًا." (۱)

....

(۱) "المسند": الامام احمد "حدیث العرباض بن ساریة رضی اللّٰه تعالٰی عنه" (۱۲۶/۴)، طبع المکتب الاسلامی للطباعة والنشر، بیروت۔

و "السنن" : الترمذی "ابواب العلم، باب الاخذ بالسنة والاجتناب عن البدعة" (۹۶/۲)، طبع جدید ایچ۔ایم سعید کمپنی، کراچی۔

و "السنن": ابن ماجه "باب اتباع سنة الخلفاء الرشدین" (۵/۱)، طبع ادارة احیاء السنة النبویة، سرگودھا۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

"جو تم میں سے زندہ رہے گا، وہ عنقریب بہت
اِختلاف دیکھے گا۔"

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک حدیث روایت کی۔ جس میں حُضُور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ الفاظ مروی ہیں :

"تَفۡتَرِقُ اُمَّتِیۡ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّ سَبۡعِیۡنَ مِلَّةً. كُلُّهُمۡ فِی النَّارِ اِلَّامِلَّةً وَّاحِدَةً." (۱)

"میری اُمّت تہتّر فرقوں پر متفرّق ہوگی۔ ان میں بجز ایک کے سب ناری ہیں۔"

اِن احادیث سے، اور ان کے علاوہ کثیر احادیث سے اسلام میں فرقے پیدا ہونے کی خبریں ملتی ہیں، اور ان کی فتنہ انگیزیوں اور خونریزیوں کی تفصیلیں بھی۔ مُخبرِ صادق صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خبر کس طرح ممکن ہے کہ درست نہ ہو؟ واقعات برابر ان خبروں کی تصدیق کرتے چلے جا رہے ہیں۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

و "السنن": ابو داود "کتاب السنة، باب فی لزوم السنة" (۲/۶۳۵)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

(۱) "السنن": الترمذی "ابواب الایمان، باب افتراق ھذہ الامة" (۲/۹۳)، طبع جدید ایچ۔ایم سعید کمپنی، کراچی۔

صَدرِ اوّل میں اتّحادِ امت،
خبرِ اختلاف پر صحابہ کا تعجّب

اِسلام کے عہدِ اول میں، جہاں اس کے تمام حلقہ بگوش ایک صدائے حق پر لبیک کہنے، اور سرِ تسلیم خم کرنے ہی پر اِکتفا نہیں کر رہے تھے، بلکہ وہ ہادیٔ اِسلام کے اِشاروں پر جانیں قربان، اور سَر بہ تمنّا فدا کرتے چلے جا رہے تھے، اس دن مسلمان تعداد میں خواہ کتنے ہی ہوں، مگر یک دل تھے، یک زبان تھے، ہر دماغ ایک ہی خیال سے پر تھا، ہر دل میں ایک ہی ولولہ اور ایک ہی جوش تھا، سب کا ایک ہی نصبُ العین تھا، اور ایک ہی مقصد کے گرد وُہ دَورہ کر رہے تھے۔ عین اس اَتَم اِتحاد کی حالت میں حضُورِ انور علیہ الصّلوات والتّسلیمات نے ان اختلافات کی خبریں دیں، جن کا اس وقت تصور بھی نہ ہو سکتا تھا۔ بلکہ بعض صحابہ کو تعجّب بھی ہوا۔

طالبِ حق کی حیَرانی

اور اب وہ دن آگیا کہ دعویدارانِ اسلام میں بکثرت فرقے پیدا ہو گئے۔ اور انھوں نے جو طوفان برپا کر رکھے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ایسے وقت میں مسلمان کیا کریں؟ اس شور و غوغا میں ایک طالب حق کس طرف جائے؟ اور کس کی صدا پر لبیک کہے؟ اِن کثیر منازعتوں، اِختلافات، اور مخالفتوں کے ہجوم میں اَمرِ حق کو کس علامت سے ممتاز کیا جائے؟ عقل کو تو ضرور ایسے مواقع پر کچھ سَراسیمگی اور حیَرانی ہوتی ہے۔

تلاشِ حق

ایسی حالت میں سَردارِ اَنبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خبریں، اور آئندہ واقعات کی پہلے سے اطلاعیں دینا، طالبِ حق کو راہنمائی کرتا ہے کہ وہ اس ابتلاء و فتنہ کے وقت کا دَستور العمل، اسی مُخبرِ صادق، اور اسی واقف و قائع وحوادث کے کلام مبارک سے دریافت کرے، جس کی نگاہِ اقدس کے سامنے یہ تمام نقشے اسلام کے عہدِ اوّل میں بھی روشن تھے، اور جس نے ان کی تفصیلی خبریں دی ہیں۔ یقیناً آج کی سراسیمگی اور حیرانگی کا علاج، اسی دربار اور اسی سرکار سے میسّر آسکتا ہے۔ اور وہیں سے دریافت کیا جاسکتا ہے کہ فرقوں کی ایسی کشاکَش میں، جماعتِ حَقّہ کو کس علامت سے شناخت کیا جائے؟ کیونکہ اس باخبر ہادی علیہ الصلوۃ والسلام کو جب اس اختلاف وافتراق کا علم تھا، اور آپ نے امت کو اس سے اگاہ بھی فرمایا، تو ضرور ہے کہ جماعتِ حقّہ کی ایسی کھلی اور ظاہر علامات بھی ارشاد فرمادی ہوں، جس سے ہر علم و عقل کا شخص، ہر طالبِ حق اس کو بے تردّد پہچان سکے، اور اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو۔

عرفانِ حق

جب ہم احادیث کریمہ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ مقدّس ہادی علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں شب تار میں آوارہ پھرنے کے لئے بیکسی کے سپرد نہیں کیا۔ بلکہ پرنُور مشعل کی زبردست روشنی میں ہماری

دستگیری فرمائی، اور فصیح وصریح عبارات سے بتادیا کہ حق پر کون ہے؟

چنانچہ اوپر ذکر کی ہوئی پہلی حدیث میں بیان اختلاف کے بعد ایک لطیف انداز میں ارشاد فرمایا:

"فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ! تَمَسَّکُوْا بِهَا! وَعَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ! وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ! فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَکُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ." (۱)

"جب اُمّت میں اختلاف رونما ہو تو تم میری سنت، اور خلفائے راشدین مہدیین کے طریقے کو لازم جانو! اس کے ساتھ تمسک کرو! اور اس پر مضبوط گرفت رکھو! اور اپنے آپ کو نئے (برے) امور سے بچاؤ! کیونکہ ہر جدید (برا) طریقہ بدعت ہے، اور ہر بدعت سَیِّئَہ گمراہی۔"

مذہبِ حق اہلِ سُنّت وجماعت ہے

اس حدیث میں یہ صاف ارشاد ہے کہ تم میری سُنّت، اور خلفاء راشدین کے طریقے پر کاربند رہو! تو وہی طریق حق ہوا۔ اور حضور کی سُنّت

---

(۱) "السنن": ابو داود "کتاب السنة، باب لزوم السنة" (۲/۶۳۵)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

و "السنن": ابن ماجه "باب اتباع سنة الخلفاء الرشدین" (۱/۵)، طبع ادارة احیاء السنة النبویة، سرگودھا۔

کے پیروکار اہل سنت ہوئے۔ کس خوبی کے ساتھ واضح فرمادیا کہ

"حق مذہب اہلِ سُنّت"

ہے۔باقی فرقوں کی نسبت ارشاد ہوا کہ نئے پیدا ہونے والے فرقے بدعتی اور گمراہ ہیں۔ اب طالبِ حق کو تردّد باقی نہیں رہتا۔ وہ ہر فرقہ کو دیکھ کر پہچان سکتا ہے کہ یہ نیا فرقہ ہے۔ اور اہلِ سُنّت کی نسبت بشارت پاکر مطمئن ہو جاتا ہے۔ اور حسبِ ہدایت مذہب اہلِ سُنّت کو لازم سمجھ لیتا ہے۔ اسی طرح دوسری حدیث میں بھی تہتر فرقوں کا ذکر فرما کر ارشاد فرمایا :

"مَا اَنَا عَلَيْهِ وَ اَصْحَابِیْ." (۱)

"فرقہ حقہ وہ ہے جو میری سُنت اور میرے اصحاب
کی جماعت کے طریق پر ہو۔"

اِس حدیث نے یہ بھی صاف ظاہر کر دیا ہے کہ طائفۂ حقّہ اہلِ سُنّت وجماعت ہے۔

اِسی حدیث کو امام احمد وابوداؤد نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے، اس میں یہ الفاظ بھی ہیں :

"وَوَاحِدٌ فِی الْجَنَّةِ، وَهِیَ الْجَمَاعَةُ." (۲)

---

(۱) "السنن": الترمذی "ابواب الایمان، باب افترق هذه الامة" (۹۳/۲)، طبع ایچ-ایم سعید کمپنی، کراچی۔

(۲) "المسند": امام احمد "حدیث معاویہ بن ابی سفیان (بقیہ اگلے صدفحہ پر

"اور ایک گروہ جنتی ہے، اور وہ جماعت ہے۔"

اب تو برحق گروہ کا پورا نام "اہلِ سنّت و جماعت" حدیث نے بتادیا۔

معیارِ حق (سَوادِ اعظم کی پیروی)

امام ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ! فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ، شُذَّ فِی النَّارِ." (۱)

"تم سَوادِ اعظم، یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو!

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

رضی اللہ تعالی عنہما" (۱۰۲/۴)، طبع المکتب الاسلامی للطباعة والنشر، بیروت۔ و "السنن": ابو داؤد "کتاب السنة، باب شرح السنة" (۶۳۱/۲)، طبع اصح المطابع، کراچی، واللفظ لابی داود۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

(۱) "مشکوة المصابیح": الخطیب التبریزی "کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی" (۳۰/۱)، طبع مجتبائی، دھلی۔ ☆ صاحب مشکوۃ نے اس سے پہلی حدیث کو "عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما" کے الفاظ سے شروع کیا، آخر میں کہا: "رواہ الترمذی"۔ اس کے بعد حدیث زیر نظر کو "وعنہ" سے شروع کیا، جبکہ اس کے آخر میں "رواہ ابن ماجہ من حدیث انس رضی اللہ تعالی عنہ" لکھا ہوا ہے۔ جس سے حضرت مولف کا خیال اس طرف گیا ہے کہ یہ حدیث بھی دراصل امام ترمذی کی روایت ہی سے ہو گی، حالانکہ بقید الفاظ اس حدیث کا وجود پوری سنن ترمذی میں کہیں بھی نہیں پایا جاتا۔ دراصل بات یہ ہے کہ صاحب مشکوۃ نے حدیث زیر بحث کو بروایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کیا اور اس کے آخر میں "رواہ" لکھ کر آگے بیاض چھوڑ دیا تھا۔ چنانچہ بعد میں علامہ میرک شاہ نے یہ عبارت لاحق کی: "ابن ماجة من حدیث انس رضی اللہ تعالی عنہ" دیکھو! "مرقاة المفاتیح شرح مشکوة المصابیح": للعلامة القاری المقام المذکور (۲۵۰/۱)، طبع (باقی صفحہ آئندہ پر)

جو اس سے جُدا ہوا، اسے تنہا جہنّم رَسید کیا جائے گا۔"

اِس حدیث میں بھی صاف اِرشاد ہے کہ وہ جماعت جس پر اکثر اہل اسلام ہیں، حق پر ہے۔ اس پر اللہ کا دست رحمت و کرم ہے۔ اور جو ان "اہلسنت و جماعت" سے جدا ہوا، جہنمی ہے۔

مُلّا علی القاری کا فرمان

"مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف" میں اس حدیث کی شرح میں فرمایا:

" اَلسَّوَادُ الْاَعْظَمُ یُعَبَّرُ بِہٖ عَنِ الْجَمَاعَۃِ الْکَثِیْرَۃِ. وَالْمُرَادُ مَاعَلَیْہِ اَکْثَرُ الْمُسْلِمِیْنَ." (۱)

"سوادِ اعظم جماعت کثیرہ سے عبارت ہے۔ اس

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

المکتبة الامدادیة، ملتان۔ اور "سنن ابن ماجه" میں یہ حدیث بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود ہے، دیکھئے! "ابواب الفتن، باب السواد الاعظم" (۲/۲۹۱، ۲۹۲)، طبع ادارۃ احیاء السنة النبویة، سرگودھا۔ لیکن اس کے الفاظ بجائے "اتبعو السواد الاعظم" کے "علیکم بالسواد الاعظم" ہیں۔ بندہ نے مزید تلاش کیا تو حدیث زیر گفتگو اپنے اصل الفاظ کے ساتھ بروایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما درج ذیل دو مقامات پر مل گئی۔ فللہ الحمد۔ 1. "نوادر الاصول فی معرفة احادیث الرسول" للحکیم الترمذی "الاصل الثامن والثمانون فی ان اجماع الامة حجة" (ص: ۱۲۸)، طبع دار صادر، بیروت۔ 2. "الصحیح المستدرک علی الصحیحین" للحاکم "کتاب العلم، باب لایجمع اللّٰہ ھذہ الامة علی الضلالة ابدا، وباب من شذ شذ فی النار" بثلاثة اسانید (۱/۱۱۵، ۱۱۶)، طبع دار الکتاب العربی، بیروت۔ ۱۲ محمد اشرف القادری عفاعنہ ربہ القوی الحفی۔ (حاشیہ صفحہ گزشتہ ختم ہوا)

(۱) "مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح": القاری "کتاب الایمان، باب الاعتصام، الفصل الثانی" (۱/۲۴۹)، طبع المکتبة الامدادیة، ملتان۔

سے مُرادوہ ہے جس پر اکثر اہلِ اسلام ہیں۔"

اب تو کسی نادان کو بھی تردّد نہیں رہ سکتا۔ ہر عاقل وجاہل کو معلوم ہو گیا کہ مذہب حق وہ ہے، جس پر مُسلمانوں کی بڑی جماعت ہے۔ اور وہ بحمد اللہ تعالیٰ اہلِ سنّت وجماعت ہیں۔ جو ان سے منحرف ہیں، حضور نے ان کو جہنمی فرمایا ہے۔ یہ تمام صِحاح ستّہ، اور کتبِ معتبرہ اور معتمدہ کی احادیث ہیں۔ اس مضمون کی بکثرت حدیثیں کتب احادیث میں موجود ہیں۔

شیخ عبدُ الحق مُحدّث دہلوی کا ارشاد

یہ تو ثابت ہو چکا کہ فرقہ ناجیہ حقّہ جماعتِ عامہ اور جمہور اہل اسلام ہیں، جس کو "اہل سنت وجماعت" کہتے ہیں، اور جن کو حدیث شریف میں کہیں "سوادِ اعظم"، اور کہیں "جماعتِ عامہ" کے الفاظ سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "اَشِعَّةُ اللَّمعات شَرحُ مِشکٰوۃ" میں فرماتے ہیں:

"سَوادِ اَعظم دَر دِینِ اِسلام "مذہبِ اہلِ سُنّت وجماعت" ہست۔ عَرَفَ ذٰلِكَ مَنْ اَنْصَفَ بِالْاِنْصَافِ، وَتَجَنَّبَ عَنِ التَّعَصُّبِ وَالْاِعْتِسَافِ." (۱)

"دینِ اسلام میں سوادِ اعظم "اہل سُنّت وجماعت"

---

(۱) "اشعة اللمعات شرح مشکوة": الشیخ عبدالحق الدهلوی "کتاب الایمان، باب الاعتصام، الفصل الثانی" (۱/۷۶)، طبع قدیم ۱۲۸۴ھ، مصطفائی، کلکتہ۔

ہیں۔ منصف اور تعصّب سے اِجتناب کرنے والا اسے جانتا ہے۔"

نیز حضرت شیخ مُحقّق اسی شرح میں فرماتے ہیں :

"ومُحدِّثینِ اصحابِ کُتُبِ سِتّہ وغیرہا از کُتُبِ مشہُورہ مُعتمدہ، کہ بناء ومدارِ احکامِ اِسلام بر آنہا اُفتادہ، وائمۂ فُقہائے اَربابِ مذاہبِ اربعہ، وغیرہم از آنہا کہ در طبقۂ اِیشاں بُودہ اَند، ہمہ بریں مذہب بُودہ اند۔ واشاعرہ وماتریدیّہ کہ ائمۂ اُصولِ کلامند، تائیدِ مذہبِ سلف نمُودہ، وبدلائلِ عقلیّہ آں را اِثبات کردہ، وآنچہ سُنّتِ رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم واجماعِ سلف بر آں رفتہ بُود، مؤکّد ساختہ اند۔ ولہٰذا نامِ اِیشاں "اہلِ سُنّت وجماعت اُفتادہ." (۱)

"اور صحاحِ سِتّہ ودیگر حدیث کی مشہور و معتمد کُتب، کہ جن پر اسلامی احکام کا دار و مدار اور بُنیاد ہے، کے تصنیف کرنے والے محدّثین، مذاہبِ اربعہ کے ائمہ فقہاء وغیر ہم جو ان کے ہم عصر تھے، تمام اسی مذہب پر ہوئے ہیں۔ اشاعرہ اور ماتُریدیہ جو اصول کلام (علم عقائد) کے امام ہیں۔ انھوں

---

(۱) "اشعة اللمعات شرح مشکوة": الشیخ عبدالحق الدهلوی "کتاب الایمان، باب الاعتصام، الفصل الثانی" (۱/۷۶)، طبع قدیم ۱۲۸۴ھ، مصطفائی، کلکته۔

نے بھی مذہبِ سلف کی تائید کی، اور دلائلِ عقلیہ سے اسے ثابت کیا، اور سنّتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اجماعِ امت کو مستحکم کیا۔ اسی لئے ان کا نام ''اہلِ سُنّت و جماعت'' واقع ہوا ہے۔''

اور حضرت شیخ فرماتے ہیں:

''وَ مَشائِخِ صُوفِیّہ اَز مُتقدِّمِیْن وَ مُحقِّقِینِ ایشان، کہ اُستادانِ طریقت، وَزُہّاد، وَعُبّاد، وَمُرتاض، وَمُتورِّع، وَمُتّقی، وَمُتوجّہ بجنابِ حقّ، وَمُتبرّی اَز حَول وَ قُوّتِ نَفْس بُودہ اَنْد، ہَمہ بَرِیْن مَذہب بُودہ اَنْد۔ چُنانکہ اَز کُتُبِ مُعتمدۂِ ایشان مَعلُوم گردد۔ وَدَر ''تعرّف'' کہ مُعتمد ترینِ کتابہائے اِیں قوم اسْت، عَقائِدِ صُوفیّہ کہ اِجماع دارَند بَر آں، آوُردہ کہ ہَمہ عَقائِد ''اہلِ سُنّت وَ جَماعت'' اسْت، بے زیادت وَ نقُصان۔'' (۱)

''اور مشائخ صوفیہ، اولیائے کرام میں سے متقدّمین محقّقین، جو کہ طریقت کے استاد، اور زاہد و عابد، دینی مشقت برداشت کرنے والے، اور صاحب وَرَع، پرہیزگار، اور صرف بارگاہِ خداوندی میں متوجّہ رہنے والے،

---

(۱) ''اشعة اللمعات شرح مشكوة'': الشيخ عبدالحق الدهلوى ''كتاب الايمان، باب الاعتصام، الفصل الثانى'' (۷٦/۱)، طبع قديم ۱۲۸٤ھ، مصطفائى، كلكته.

اور اپنے نفسانی حول و قوّت سے علیٰحدگی اختیار کئے ہوئے تھے ، سب کے سب اسی مذہب ''اہلِ سُنّت و جماعت'' پر ہوئے ہیں۔ جیسا کہ ان کی معتمد کتب سے معلوم ہوتا ہے۔ اور ائمہ صُوفیہ کی معتمد ترین کتب میں سے ''تعرف'' میں ہے کہ عقائد صُوفیہ و عقائد ''اولیائے کرام'' کہ جن پر ان مقدّسین کا اجماع و اتفاق ہے ، وہ بلا کم و کاست یہی ''اہلِ سنّت و جماعت'' کے عقائد ہیں۔

اعلانِ حق (از شیخ ابن تیمیہ)

ممدوح وہابیہ شیخ ابن تیمیہ حقانیت اہلِ سُنّت و جماعت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

''کُلُّ مَا یَقُوْلُوْنَہٗ وَیَفْعَلُوْنَہٗ فَاِنَّمَا ھُمْ فِیْہِ مُتَّبِعُوْنَ لِلْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ، وَطَرِیْقَتُھُمْ ھِیَ دِیْنُ الْاِسْلَامِ، الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ بِہٖ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ.

لٰکِنْ لَمَّا اَخْبَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''اَنَّ اُمَّتَہٗ سَتَفْتَرِقُ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھَا فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ.'' وَفِیْ حَدِیْثٍ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ: ''ھُمْ مَنْ کَانَ عَلٰی مِثْلِ مَآ اَنَا عَلَیْہِ الْیَوْمَ وَاَصْحَابِیْ.'' صَارَ الْمُتَمَسِّکُوْنَ بِالْاِسْلَامِ الْمَحْضِ الْخَالِصِ عَنِ الشَّوْبِ

هُمْ اَهْلَ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ.

وَفِيهِمُ الصِّدِّيْقُوْنَ، وَالشُّهَدَآءُ، وَالصَّالِحُوْنَ.

وَمِنْهُمْ اَعْلَامُ الْهُدٰى وَمَصَابِيْحُ الدُّجٰى أُولُوا الْمَنَاقِبِ الْمَاْثُوْرَةِ، وَالْفَضَائِلِ الْمَذْكُوْرَةِ، وَفِيْهِمُ الْاَبْدَالُ، وَفِيْهِمْ اَئِمَّةُ الدِّيْنِ الَّذِيْنَ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى هِدَايَتِهِمْ.

وَهُمُ الطَّآئِفَةُ الْمَنْصُوْرَةُ الَّذِيْنَ قَالَ فِيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِىْ عَلَى الْحَقِّ مَنْصُوْرَةً لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ وَلَا مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ. نَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِنْهُمْ وَاَنْ لَّا يُزِيْغَ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَانَا." (۱)

"وہ (اہلِ سنت) اپنی گفتار و کردار میں قرآن و سنّت کی ہی اتّباع کرتے ہیں۔ اور ان کا طریقہ وہی دین اسلام ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا۔

---

(۱) "العقیدة الواسطیة": الشیخ ابن تیمیة الحرانی مع شرحها للشیخ محمد خلیل هراس (ص:۱۲۶،۱۲۷)، طبع دار نشر الکتب الاسلامیة لاهور۔

☆ شیخ محقق دہلوی کی دو آخری عبارتیں، اور ابن تیمیہ کی عبارت بندہ نے اضافہ کی ہے۔ ۱۲ محمد اشرف القادری

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھی خبر دی تھی کہ "حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی، تمام فرقے دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک گروہ کے۔ اور وہ (دوزخ سے نجات پانے والا گروہ) جماعت (اہل سنت) ہے۔" اور آپ کی دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "وہ گروہ ناجی وہی ہے جو میری سنت اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگا۔" تو اس بنا پر بھی، آمیزش سے پاک اور خالص اسلام پر کاربند صرف اور صرف اہل سنت و جماعت ہی ہیں۔

اور اہل سنت ہی میں صدیقین، شہداء، اور صالحین ہوئے۔

اور انہی میں سے خدا کے وہ محبوب و مقرب بندے ہوئے جو راہ گم کردہ لوگوں کے لیے ہدایت کے نشان راہ، اور گمراہی کی تاریکیوں میں روشن چراغ ہیں، جن کے مناقب منقول، اور ان کے فضائل کے چرچے ہیں۔ اور انہی میں ابدال ہیں، اور انہی میں دین کے وہ امام ہیں جن کی راہنمائی و پیشوائی پر تمام مسلمان متفق ہو چکے ہیں۔

اور اہل سنت ہی وہ 'طائفہ منصورہ' یعنی الٰہی مدد یافتہ

گروہ ہیں جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''میری امت کا ایک گروہ تا قیامت حق پر ڈٹا رہے گا، نصرت ومدد الٰہی ان کی دستگیری فرماتی رہے گی، ان کی مخالفت کرنے والے یا انکی مدد سے ہاتھ اٹھا لینے والے ان (کے دین) کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔''ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اہل سنت میں ہی رکھے اور ہمیں ان کی راہ کی ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو اس طرف سے ٹیڑھا نہ کرے۔''

عُلماء، طَلبہ، حدیث کے اَساتِذہ و متعلّمین، مُحقّقین، مُبلّغین، علم دوست حضرات اور
عُشّاقِ نبوی کے لئے خصوصی تحفہ

ایک مُحدِّثانہ تحقیق

ایک تحریری مُناظرہ

حَدیثِ شُربِ بولِ نَبوی

شیخ التفسیر والحدیث

علّامہ مفتی محمد اشرف القادری مد ظلہ العالی

============== ناشر ==============

اہلِ سُنّت اکیڈمی، خانقاہِ قادریّہ عالمیّہ نیک آباد، گجرات، پاکستان

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیُم



جماعت اہلسنت سے علیحدہ ہونے والے کا حکم؟

باب دوم کے مندرجات

☆ دوزخی

☆ شیطان کا شکار

☆ جماعتِ اہلِ سُنّت سے نکلنے والے کا شرعی حکم

دُوزخی

ترمذی میں ایک حدیث شریف ہے جس میں ارشاد فرمایا:

"یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ. وَمَنْ شَذَّ، شُذَّ اِلَی النَّارِ." (۱)

"اللہ تعالیٰ کا دستِ رحمت جماعت پر ہے۔ جو اس سے علیٰحدہ ہوا وہ جہنّمی ہے۔"

شیطان کا شکار

امام احمد نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ الشَّیطَانَ ذِئبُ الاِنسَانِ، کَذِئبِ الْغَنَمِ. یَاْخُذُ الشَّاۃَ الْقَاصِیَۃَ، وَالنَّاحِیَۃَ۔ وَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ، وَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ." (۲)

"شیطان انسان کا بھیڑیا ہے مثل بکری کے بھیڑیئے کے۔ کہ گلہ سے بھاگنے والی، اور دور چلی جانے والی، اور ایک جانب رہ جانے والی کو پکڑتا ہے۔ تم اپنے آپ کو گھاٹیوں سے

---

(۱) "الجامع السنن": الترمذی "ابواب الفتن، باب فی لزوم الجماعۃ" (۲/۳۹)، طبع جدید ایچ-ایم سعید کمپنی، کراچی۔

(۲) "المسند" الامام احمد "حدیث معاذ بن جبل (۵/۲۳۳، ۲۴۳)، طبع المکتب الاسلامی، دارصادر، بیروت۔

بچاؤ! اور جماعت و جمہور کو لازم کرلو!"

اس حدیث شریف میں نہایت بلاغت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ شیطان کی دست بُرد، اور اس کے حملہ کا شکار، وہ لوگ ہیں جو جماعت و جمہور سے منحرف ہوں، اور عام شاہراہ چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی گھاٹیاں اختیار کریں۔

اب تو حق و باطل میں کافی تفرقہ ہو گیا۔ ہر عامی شخص بھی یہ دیکھ سکتا ہے کہ "کَثِیْرَۃ" اور "جُمْھُوْر" کا کیا مطلب ہے؟ اور کون کون سا فرقہ اس سے منحرف ہے؟ جو اس سے منحرف ہو اس کو شیطان کا شکار سمجھے۔ اب اس تردد کا موقع بالکل باقی نہیں رہا، کہ ہر فرقہ اپنے آپ کو حق پر بتاتا ہے۔ وہ بتایا کرے، لیکن جب جمہور اس کے ساتھ نہیں، وہ جمہور کی مخالفت کر کے پیدا ہوا، تو ضرور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حسبِ ارشاد، وہ باطل پر ہے۔

یہ کچھ محتاج دلیل و بُرہان نہیں کہ جماعتِ عامہ اور جمہور کس طرف ہیں؟ دعویداران اسلام شیعہ، غیر مقلّدین، (جو خود کو اہل حدیث کہتے ہیں) دیوبندی، وہابی اور قادیانی (و مودُودی) وغیرہم کے تمام فرقوں کا مجمُوعہ بھی اہل سُنّت و جماعت کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے بدرجہا کم ہے۔ تو یقیناً وہ سب باطل پر ہیں اور "اہلِ سنّت و جماعت" بر سرِ حق اور ناجی۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

جماعتِ اہلِ سُنّت سے نکلنے والے کا شرعی حکم

امام احمد و ابو داؤد نے بروایت حضرت ابُوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث روایت فرمائی، جس کے الفاظ یہ ہیں:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ." (۱)

"جس شخص نے جماعت سے ایک بالشت بھر جُدائی کی اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا۔"

جب یہ متحقق و ثابت ہو گیا کہ حضور پر نور سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تصریحات، مذہبِ "اہلِ سُنّت وجماعت" کو "فرقہ ناجیہ" قرار دیتی ہیں، تو اب ان لوگوں کا حکم بھی معلوم کرنا چاہئے جو اہلِ سنت سے منحرف ہوں۔ اس حدیث میں یہی حکم بیان کیا گیا ہے، اور صاف بتا دیا گیا ہے کہ جو اس ناجی گروہ اہلِ سُنّت سے جدا ہوا، اس نے اپنی گردن سے اسلام کا حلقہ نکال ڈالا۔ تو وہ شخص اور وہ گروہ جو مذہب اہلِ سُنّت سے متجاوز ہو، اسلام کا باغی، اور دین کا مجرم، اور سرورِ دوعالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ارشاد کے

(۱) "المسند": الامام احمد "حديث زيد بن ثابت، بثلثة اسانيد" (۱۸۰/۵)، طبع المكتب الاسلامی، دارصادر، بيروت.

و "السنن": ابی داود "كتاب السنة، باب فی قتل الخوارج" (۲/ ۶۵۵)، طبع اصح المطابع، كراچی.

مطابق اپنی گردن سے اسلام کا حلقہ نکال ڈالنے والا ہے۔

ایک بڑی رَسّی میں بہت سے حلقے بنا کر، ہر ایک حلقہ ایک بکری کے گلے میں ڈال دیتے ہیں، جس سے وہ تمام بکریاں مجتمع رہتی ہیں۔ اس حلقہ کو عربی زبان میں "رِبْقَۃٌ" کہتے ہیں۔ اب گلے سے رِبْقَۃ نکالنے کا مطلب صاف سمجھ میں آگیا۔ کہ وہ حلقہ جس کے گلے میں ڈالنے سے اسلام کا شیرازہ واجتماع استوار ہے، اس کو نکال ڈالنے والا اپنے آپ کو اِس اِجتماع سے جُدا کرتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



اہلسنت کا دوسرے فرقوں کے ساتھ اتحاد واتفاق

باب سوم کے مندرجات

☆ بَدمذہبوں کے سَاتھ اِتّحادواِتّفاق سخت خطرناک ہے

☆ بَدمذہب کے سَاتھ دوستی جَائِز نہیں۔

بَدمَذہبوں کے ساتھ اِتّحاد واِتفاق سخت خطرناک ہے

یہ بات اِنتہائی قابلِ لحاظ ہے کہ طائِفہ نَاجیہ حَقّہ ''اہلِ سُنّت وجماعت'' کودُوسرے فرقوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے؟ اوراس کی نسبت حضُوراقدس علیہ الصلوۃ والسلام کا کیاارشاد ہے؟

مُسلم شریف میں حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ، کَذَّابُوْنَ، یَاْتُوْنَکُمْ مِّنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَالَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَاآبَاؤُکُمْ. فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ! لَایُضِلُّوْنَکُمْ، وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ.'' (۱)

''حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ آخرزمانے میں بہت سے جھوٹے فریبی ہوں گے، جو تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے کہ تم نے سنیں نہ تمہارے آباء نے۔ تم اپنے آپ کوان سے بچاؤ! اوران سے دور رہو! کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، اور فِتنہ میں نہ ڈال دیں۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ باطل فرقوں کے ساتھ ربط ضبط،

(۱) ''الجامع الصحیح'': مسلم ''المقدمة'' (۱/۱۰)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

میل جول، ارتباط واتحاد ممنوع، اور باعثِ فتنہ ہے۔ ان سے بچنے اور علیٰحدہ رہنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ، اِلَّا كَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ، وَاَصْحَابٌ يَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ. ثُمَّ اَنَّهَا تَخَلَّفَ مِنْ بَعْدِهٖ خُلُوْفٌ، يَّقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ، وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُوْمَرُوْنَ۔ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُوْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُوْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُوْمِنٌ. وَلَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ." (۱)

"حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک نبی جن کو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے ان کی امّت میں مبعوث فرمایا، ان کی امت میں ان کے مخلصین اور ناصرین ہوتے تھے، اور ایسے اصحاب ہوتے تھے جو ان کی سنت کے ساتھ تمسک اور ان کے حکم کی اطاعت کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد ایسے خلف پیدا ہوتے تھے، کہ جن

(۱) "الجامع الصحیح": مسلم "کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان" الخ (۱/۵۲)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

کا قول و عمل مطابق نہیں ہوتا تھا۔ اور وہ، وہ کرتے تھے جس کا امر نہیں کئے جاتے تھے (جیسا کہ تمام باطل فرقے کرتے ہیں)۔ تو جو ان پر اپنے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو اپنی زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے، اور جو اپنے قلب سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور اس کے سوا "رائی کے دانہ کے برابر" بھی ایمان نہیں۔"

مُراد یہ ہے کہ جو قومیں بگڑ جائیں، اور تعلیم اَنبیاء سے منحرف ہوں، اور ان کے خلاف راہ اختیار کریں، تو مومن کا فرض ہے کہ ان کے مفاسد کو ہاتھ سے روکے، زبان سے منع کرے، دل سے بُرا جانے۔ چہ جائیکہ میل جول، چہ جائیکہ رُبط و ضبط، اِتّحاد و وِداد۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی کتاب حکیم میں ارشاد فرماتا ہے:

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ!" (۱)

"اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔"

اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے:

"وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ۔" (۲)

(۱) "القرآن" سورة الممتحنة (۱:٦۰)۔

(۲) "القرآن" سورة المائدة (۵۱:۵)۔

"اور تم میں سے جو انہیں دوست بنائے وہ انہیں

میں سے ہے۔"

بدمذہب کے ساتھ دوستی جائز نہیں

ترمذی و ابو داؤد میں بروایت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"لَاتُصَاحِبْ اِلَّا مُوْمِنًا! وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ." (۱)

"ہم نشینی نہ کر! مگر مومن کامل کے ساتھ، اور تیرا کھانا نہ کھائے، مگر پرہیزگار۔"

احمد، ترمذی، ابو داؤد، و بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

"اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ. فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَّنْ يُّخَالِلْ؟" (۲)

---

(۱) "الجامع السنن": الترمذی "ابواب الزهد، باب ماجاء فی صحبة المومن" (۲/۶۵)، طبع جدید ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔

و "السنن": ابوداود "کتاب الادب، باب من یومر ان یجالس" (۲/۲۶۴)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

(۲) "المسند": الامام احمد "مسند ابی هریرة" (۲/۳۰۳،۳۳۴)، طبع المکتب الاسلامی، دار صادر، بیروت۔

و "الجامع السنن": الترمذی "ابواب الزهد، الباب الرابع (بقیه صفحه آئنده)

"آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ تو تمہیں دیکھنا چاہئے کہ تم کس سے دوستی کرتے ہو؟"

یعنی اس کے دین و مذہب میں کوئی خلل و نقصان تو نہیں؟ معلوم ہوا کہ دوست بنانے کے لئے پہلے دیکھ لینا چاہئے کہ وہ شخص خدا کا مغضوب، اور بد مذہب، و بد دین نہ ہو۔ اس کے ساتھ تو دوستی جائز نہیں۔ اور مومن کامل الایمان کے ساتھ انس، و محبت، و ہمدردی، و غم خواری، اعانت و امداد ضروری ہے۔ اور اسی سے مسلمانوں کو دوسروں کے مقابل قوت و شوکت حاصل ہو سکتی ہے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

بعد باب ماجاء فی اخذ المال" (۲/۲۳)، طبع جدید ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی۔

و "السنن": ابوداؤد "کتاب الادب، باب من یومر ان یجالس" (۲/۲۶۴)، طبع اصح المطابع، کراچی۔ وفیہ لفظ "الرجل" مکان "المرء"۔ ۱۲ محمد اشرف القادری

و "الجامع لشعب الایمان": البیھقی "باب.........(/)، طبع بیروت۔

سُرورِ میلادِ شریف پر، (بسلسلہ بارہ وفات) مُنکرین کے اِعتراضات کا محقّقانہ اور مُسکِت جواب
ہر میلاد منانے والے، محبِّ نبوی کے مطالعہ کیلئے

۱۲ ربیعُ الاوّل
میلادُ النّبی یا وفاتُ النّبی
(صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم)

شیخُ التفسیر والحدیث
علّامہ مفتی محمد اشرف القادری مدظلہ العالی

============== ناشر ==============
اہلِ سُنّت اکیڈمی، خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد، گجرات، پاکستان

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیم



اہلسنت وجماعت کے باہمی سلوک

باب چہارم کے مشتملات

☆ اہلِ سُنّت کا باہمی مضبوط اِتّحاد

☆ مَحبّت و مَودّتِ باہمی

☆ اہلِ سُنّت کا اِتّحاد ایک ناگزیر ضرورت

☆ ضروری بے حُد ضروری

جب یہ معلوم ہو چکا کہ طائفۂ حقّہ وناجیہ ''اہلِ سُنّت وجماعت'' جو ''سوادِ اعظم'' ہے، اس کو باطل فرقوں کے ساتھ ربط واتّحاد کی اجازت نہیں، تو اب یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ انہیں باہم ایک دوسرے کے ساتھ کیا سلوک رکھنا چاہئے؟

اہلِ سنّت کا باہمی مضبُوط اتحاد

بخاری و مسلم میں حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى.'' (۱)

''تم مؤمنین کو دیکھو گے! کہ باہمی رحم اور محبت و مہربانی میں ان کا حال ایک جسم کی طرح ہے، کہ جب اس کا ایک عضو بیمار ہو تو تمام بدن بے خوابی اور بخار کے ساتھ اس کا فریادی ہو جاتا ہے۔''

یعنی کسی ایک حصہ کی تکلیف سے تمام بدن تکلیف محسوس کرتا

---

(۱) ''الجامع الصحیح'': البخاری ''کتاب الادب، باب الساعی علی المسکین (۸۸۹/۲)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

و ''الجامع الصحیح'': مسلم ''کتاب البر، باب تراحم المومنین وتعاطفھم وتعاضدھم'' (۳۲۱/۲)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

ہے۔ اور ہر ایک عُضواس کی بے چینی سے بے چین ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے مومنین کا حال ہونا چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کی تکلیف سے بے چین ہو جائیں، اور ان میں سے کوئی کسی کے صدمے اور نقصان کو برداشت نہ کر سکے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے دوسری حدیث مسلم شریف میں بایں الفاظ مروی ہے کہ حضُور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"اَلْمُسْلِمُوْنَ کَرَجُلٍ وَّاحِدٍ، اِنْ اشْتَکٰی عَیْنَہٗ اشْتَکٰی کُلُّہٗ، وَاِنِ اشْتَکٰی رَأْسَہٗ اشْتَکٰی کُلُّہٗ۔" (۱)

"تمام مومن ایک مرد کی طرح ہیں، کہ اگر اس کی آنکھ دکھے تو تمام بدن دکھ جائے، اور اگر سَر دکھے تو تمام بدن دکھ جائے۔"

بُخاری و مُسلم میں ایک اور حدیث حضرت ابُو مُوسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ، یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا۔

---

(۱) "الجامع الصحیح": مسلم "کتاب البر، باب تراحم المومنین وتعاطفھم" (۳۲۱/۲)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ." (۱)

"ایک مومن کا دوسرے مومن کے ساتھ وہ تعلّق ہے، جیسے ایک عمارت کے اجزاء کا، کہ ان میں سے ایک جزو دوسرے کو مدد پہنچاتا ہے، اور ہر ایک کو دوسرے سے استحکام پہنچتا ہے۔ پھر حضور نے اپنے دستِ مُبارک کی انگشت ہائے مُبارکہ کو دُوسرے دَست اقدس کی انگشت ہائے مُبارکہ میں داخل فرما کر مؤمنین کے باہمی تعاون اور تعاضد کی تمثیل فرمائی۔"

محبت و مودت باہمی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، کہ حضُور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ! لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ." (۲)

---

(۱) "الجامع الصحیح": البخاری "کتاب الادب، باب تعاون المومنین بعضهم بعضا (۸۹۰/۲)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

و "الجامع الصحیح": مسلم "کتاب البر، باب تراحم المئومنین وتعاطفهم (۳۲۱/۲)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

(۲) "الجامع الصحیح": مسلم "کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من خصال الایمان" الخ (۵۰/۱)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

"اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، کوئی بندہ مومن کامل نہیں ہوتا، جب تک کہ اپنے بھائی (مسلمان) کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔"

؎ آنچہ از بہر خویش نہ پسند
نیز از بہر دیگرے مپسند

بُخاری و مُسلِم میں حضرت ابو ایوّب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

"لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَ يُعْرِضُ هٰذَا. وَخَيْرُ هُمَا الَّذِیْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ." (۱)

"آدمی کے لئے اپنے بھائی (مسلمان) کو تین روز سے زیادہ چھوڑنا (اور اس سے سلام، میل جول ترک کرنا) حلال نہیں، کہ دونوں ملیں تو ایک طرف ایک مُنہ پھیر لے،

---

(۱) "الجامع الصحیح": البخاری "کتاب الادب، باب الهجرة" (۸۹۷/۲)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

و "الجامع الصحیح": مسلم "کتاب البر، باب تحریم الهجر فوق ثلاثة ایام" (۳۱۶/۲)، طبع اصح المطابع، کراچی۔ ولفظه "لمسلم" مکان "الرجل"

۱۲ محمد اشرف القادری

دوسری طرف دوسرا منہ پھیر لے۔اور ان دونوں میں بہتر
وہ ہے جو پہلے سلام کرے؟''

ان تمام احادیث میں مُؤمِن، مُسلِم، رَجُل، اَخ سے مُرادوہی مومن کامل ہے، جو کسی باطل عقیدے یا مذہب کا گرفتار ہو کر، طائفہ ناجیہ سے خارج نہیں ہو گیا۔ کیونکہ ان کے ساتھ تو محبت و مودت کے تعلقات جائز ہی نہیں۔

اہلِ سُنّت کا اتّحاد ایک ناگزِیر ضرورت

تمام عالَمِ اسلام، اور کل سَوادِ اعظم اہلِ سُنّت ایک دل اور ایک زبان ہوں، اور ہر ایک کا دل دوسرے کی محبت سے بھرا ہو، ہر ایک دوسرے کی بہبود اور راحت سے مسرور، اور اس کے رنج و کلفت سے محزون و بے چین ہو، دوسرے کے درد و تکلیف کو اپنے صدمہ کی طرح محسوس کرے، اغیار سے بے تعلّق رہے، تو اسلام کی شوکت ظاہر ہو۔ چند بد مذہبوں کو چھوڑ دینے سے، مسلمانوں کے عظیمُ الشّان اجتماع اور قوت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ بلکہ ان سے میل جول ہی ہزارہا فتنوں اور مصیبتوں کا دروازہ کھولتا ہے۔ یہی دین کی تعلیم، اور یہی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے۔

ایسے ذرائع پیدا کئے جائیں کہ مسلمانوں کے خیال آپس میں متوافق ہوں، اور ان کے دماغ ایک ہی طرح کی معلومات سے پر ہوں۔ اگر ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں، اور ان کے مابین بہت بڑا بعد مکان ہے تو

حرج نہیں، مگر بد خیال نہ ہونا چاہئے۔

ضروری بے حد ضروری

ضروری ہے کہ مسلمان بد مذہبوں کی تمام تحریروں کے دیکھنے سے اِجتناب کریں۔ اور اپنی معلومات وسیع کرنے، اور سوادِ اعظم میں ایک ربط و تعلّق حاصل کرنے، اور قائم رکھنے کیلئے اہل سنت کی کتابوں رسالوں اخباروں کا مطالعہ ضروری سمجھیں۔ کہ جتنے مسلمان اس ایک رسالہ کے دیکھنے والے ہوں گے، وہ سب عقیدے اور خیال میں متحد و متفق ہوں گے، اور ہر موقع پر ان میں سے ایک کی آواز دوسرے کے موافق اٹھے گی، اور اس کو مدد پہنچائے گی۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

کتابیات

(مراجع ومآخذ)

اسماء کتب ومصنفین

۱. ”القرآن المجید“

کلام اللہ عزوجل

۲. ”احیاء علوم الدین“

ابو حامد، محمد بن محمد الغزالی، المتوفی سنہ ۵۰۵ھ

۳. ”اشعة اللمعات شرح مشکوة“

الشیخ، عبدالحق بن سیف الدین، الدهلوی، المتوفی سنہ ۱۰۵۲ھ

۴. ”الجامع السنن“

ابو عیسی، محمد بن عیسی بن سورة، الترمذی، المتوفی سنہ ۲۷۹ھ

۵. ”الجامع الصحیح“

ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، البخاری، المتوفی سنہ ۲۵۶ھ

۶. ”الجامع الصحیح“

ابو الحسین، مسلم بن الحجاج، القشیری، المتوفی سنہ ۲۶۱ھ

۷. ”الجامع لشعب الایمان“

ابوبکر، احمد بن حسین، البیهقی، المتوفی سنہ ۴۵۸ھ

۸. ”السنن“

ابو عبداللہ، محمد بن یزید، ابن ماجة، القزوینی، المتوفی سنہ ۲۷۳ھ

۹. ”السنن“

ابوداود، سلیمان بن الاشعث، السجستانی، المتوفی سنہ ۲۷۵ھ

۱۰. ”الصحیح المستدرک علی الصحیحین“

ابوعبداللّٰہ، محمد بن عبداللّٰہ، الحاکم، النیسابوری، المتوفی سنہ ۴۰۵ھ

۱۱. ”العقیدۃ الواسطیۃ“

ابوالعباس، احمد بن عبدالحلیم، المعروف بابن تیمیۃ، الحرانی، المتوفی سنہ ۷۲۸ھ

۱۲. ”مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح“

الملا، علی بن سلطان محمد، القاری، الھروی، المکی، المتوفی سنہ ۱۰۱۴ھ

۱۳. ”المسند“

الامام، ابوعبداللّٰہ، احمد بن محمد بن حنبل، الشیبانی، المتوفی سنہ ۲۴۱ھ

۱۴. ”مشکوۃ المصابیح“

ولی الدین، ابوعبداللّٰہ، محمد بن عبداللّٰہ، الخطیب، العمری، التبریزی، المتوفی سنہ ۷۴۲ھ

۱۵. ”المغنی عن حمل الاسفار فی الاسفار فی تخریج ما فی الاحیاء من الاثار“

ابوالفضل، زین الدین، عبد الرحیم بن الحسین، العراقی، المتوفی سنہ ۸۰۶ھ

۱۶. ”نوادر الاصول فی معرفۃ احادیث الرسول“

ابوعبداللّٰہ، محمد بن علی بن الحسین، الحکیم، الترمذی، من اکابر علماء القرن الثالث الھجری